اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

یوم چہار شنبہ

جلد ۲۸ | ۴ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۲۰ رجب ۱۳۵۹ھ | ۴ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰۱

حصولِ مقصد کے لئے عزمِ راسخ
اور
شاندار قربانیاں

برطانیہ یکہ و تنہا جرمنی کا ہاں اس جرمنی کا جو اس وقت تک نصف درجن سے زیادہ ممالک پر قبضہ کر کے ان کی ہر ایک چیز کی پوری پوری مالک بن چکی ہے۔ جس پامردی جس استقلال جس جوش اور جس کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے۔ وہ نہایت ہی شاندار اور برطانیہ کی عزت اور وقار کو چار چاند لگانے والا ہے۔ فرانس پر غلبہ پانے کے بعد جرمنی کے مختار کل ہر ہٹلر نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ ۱۵ اگست تک لنڈن پر قبضہ کرے گا۔ لیکن حالت یہ ہے کہ وہ ابھی تک انگلستان کے ساحل تک بھی نہیں پہونچ سکا بے شک جرمنی انگلستان پر روزانہ ہوائی جہازوں سے حملے کر رہی ہے۔ اور انتہائی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حملے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ان میں برطانیہ کی نسبت وہ خود بہت زیادہ نقصان اٹھا رہی ہے۔ اتنا زیادہ کہ زیادہ عرصہ تک اسے برداشت کرنا اس کے لئے محال ہے

برطانیہ کی ہوائی طاقت جو ابتدائے جنگ میں جرمنی کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اب ہر لحاظ سے روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جس سے وہ نہ صرف اپنے ملک کی نہایت کامیابی کے ساتھ حفاظت کر رہا ہے۔ بلکہ جرمنی پر حملے کر کے اسے بے حد نقصان پہونچا رہا ہے۔ اور مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ بڑے دعوے کے ساتھ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ:

"مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں ہونا چاہیئے کہ جرمنی کے وسائل حمل و نقل۔ ہوائی اڈوں جنسوں کے ذخیروں اور جنگی کارخانوں پر بمباری کا سلسلہ جاری رہے گا۔ بلکہ روزانہ اس کا دائرہ وسیع تر ہوتا جائے گا تا آنکہ جنگ ختم ہو جائے۔ ممکن ہے یہ حملے آئندہ سال اتنی وسعت اختیار کر لیں۔ جو اس وقت کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے۔ یہ طریقہ فتح کی منزل مقصود کے راستوں میں سے سب سے چھوٹا ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن سب سے زیادہ

[illegible]

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ برطانیہ کی ہوائی طاقت کس سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اور اہل برطانیہ کس سرگرمی کے ساتھ اسے بڑھانے میں مصروف ہیں۔ وہ اس خطرہ سے ناواقف نہیں جو انہیں درپیش ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کا اتحادی فرانس نہ صرف ان کو پیٹھ دکھا چکا ہے۔ بلکہ کلیۃً جرمنی کے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے مد مقابل بن چکا ہے۔ اس کے تمام سامان جنگ کے کارخانے قلعے اور فوجی ساز و سامان کے وسیع ذخیرے دشمن کے پاس ہیں۔ اٹلی بھی خلاف کھڑا ہو کر نقصان پہونچا رہا ہے یورپ کا تمام ساحل ناروے سے کر سپین کی سرحد تک جرمنوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس وسیع محاذ پر جتنی بھی بندرگاہیں اور ہوائی اڈے ہیں۔ ان تمام کو انگلستان کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ بعض اور طاقتیں بھی مختلف رنگوں میں برطانیہ کو نقصان پہونچانے کے درپے ہیں اور ان سب کے مقابلہ میں وہ اکیلا کھڑا ہے لیکن ان حالات نے اہل برطانیہ کے عزم کو پختہ۔ ان کے حوصلہ کو بلند۔ اور ان کے ارادوں کو پہلے کی نسبت بہت مضبوط بنا دیا ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم نے ان کی طرف سے حال ہی میں جو اعلان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ:

"برطانوی قوم اور برطانوی سلطنت اپنے آپ کو میدان میں اکیلی پا کر بھی تباہی کے مقابلہ میں ڈٹ کر کھڑی ہے ہم میں سے کسی کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی۔ ہمارے لوگوں میں جو اتحاد آج پایا جاتا ہے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ شکست ندامت اور ادائے فرض میں ناکامی موت اور تباہی کے سامنے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے ہو سکتا ہے کہ ہمارا راستہ پہلے سے بھی زیادہ خطرات سے پُر ہو۔ لیکن یقین جانئے۔ کہ جو بھی چیز ہمارے سامنے آئے گی۔ ہم اس کا بہادرانہ طور پر مقابلہ کریں گے۔ آج تمام جزیرہ دشمن کے حملوں کے مقابلہ میں خواہ وہ سمندر کی طرف سے ہوں۔ یا ہوا سے۔ ایک ناقابل تسخیر قلعہ کی پوزیشن میں کھڑا ہے"

اسی سلسلہ میں مسٹر چرچل نے کہا:-

"ممکن ہے۔ فتح کی منزل اتنی لمبی نہ ہو جتنی ہم اس وقت سمجھ رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اس کے فاصلہ کی کمی پر انحصار کا کوئی حق نہیں۔ یہ منزل لمبی ہو۔ یا چھوٹی ہو۔ راستہ ہموار ہو۔ یا اس میں بے شمار گھاٹیاں ہوں۔ ہمارا فیصلہ اٹل ہے کہ منزل مقصود پر پہونچ کر دم لیں گے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم ستمبر ۱۹۴۵ء سے مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے ڈلہوزی تک براستہ پٹھانکوٹ اور واپس ہر درجہ کے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹ (سوائے بہاولپور جہاں سے ٹکٹ صرف ڈلہوزی تک جاری ہوں گے) مندرجہ ذیل شرحوں پر جاری کئے گئے ہیں۔

یہ کرائے بالغوں کیلئے ہیں

سٹیشن	درجہ اول (روپے آنہ پائی)	درجہ دوم (روپے آنہ پائی)	درمیانہ درجہ (روپے آنہ پائی)	درجہ سوم (روپے آنہ پائی)
انبالہ چھاؤنی	۷۴-۱۴-۰	۲۸-۱۲-۰	۱۳-۸-۰	۹-۱۲-۰
تحصیل شکرگڑھ (براستہ ویرکا)	۳۱-۳-۰	۲۰-۷-۰	۸-۱۲-۰	۷-۴-۰
ہوشیارپور	۳۶-۷-۰	۲۳-۱-۰	۹-۱۲-۰	۷-۱۴-۰
قادیان	۱۹-۱۵-۰	۱۴-۱۲-۰	۶-۱۱-۰	۵-۱۳-۰
کراچی کینٹ (براستہ لاہور)	۱۳۶-۱۵-۰	۷۳-۳-۰	۳۰-۶-۰	۲۲-۷-۰
بہاولپور (براستہ لاہور)	۶۴-۱۵-۰	۳۷-۵-۰	۱۶-۷-۰	۱۲-۶-۰

مندرجہ بالا کرایوں میں وہ بڑھے ہوئے زائد کرائے شامل نہیں جو ان کے علاوہ عائد ہوں گے۔

مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم ستمبر ۱۹۴۵ء سے لوکل بکنگ کے لئے اور یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء سے تھرو بکنگ کے لئے ڈسکہ آؤٹ اگینسی جو اس وقت گوجرانوالہ ریلوے سٹیشن کے راستہ جاری ہے۔ مندرجہ ذیل ٹریفک کے لئے سمبڑیال ریلوے سٹیشن کے راستہ بھی کھول دی جائے گی۔ مسافر اور ان کا سامان۔ پارسل اور مال۔ ڈسکہ آؤٹ اگینسی اور سمبڑیال ریلوے سٹیشن کے درمیان بالغوں کے لئے کرایہ تین آنہ فی مسافر اور تین سال سے لے کر بارہ سال تک کے بچوں کے لئے اس سے نصف کرایہ ہوگا۔

مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

بھاکا بھٹیاں میں احمدیہ لائبریری

قرب وجوار کے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی لائبریری قائم کی گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو کسی کتاب کے پڑھنے کی ضرورت ہو۔ تو یہاں سے لے سکتا ہے۔ اور غیر احمدی دوست بھی ہر ایک کتاب پڑھ کر واپس کر دینے کے وعدہ پر لے سکتے ہیں۔ کیونکہ قریباً تمام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ موجود ہیں۔

خاکسار محمد امیر احمدی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں ڈاکخانہ اجنیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج۔ ضعف۔ دل کی دھڑکن۔ کم خوابی۔ بدخوابی۔ کم ہمتی۔ کم حوصلگی۔ کام سے دل گھبرانا۔ چہرہ کی بے رونقی۔ پریشانی۔ فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہو کر۔ کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ مردانہ۔ زنانہ۔ دیرینہ امراض کیلئے مجھے لکھئے۔ یا میرا تعارف کرا دیجئے۔ ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ دردسیلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

چوتھائی قیمت

بچے سے بوڑھے تک کہانی شوق سے سنتے ہیں لعلمون الناس السحرا ای فطرت انسانی کے مطابق تمام مذہبی کتابوں میں افسانے ہیں۔ قرآن شریف بھی احسن القصص ہے۔ جن سینما دیکھنے ناول پڑھنے ریڈیو سننے والوں کو مذہبی کتابیں پڑھنے کی فرصت نہیں ان کو کتاب خاتم النبیین نہایت دلچسپ افسانہ کمکر دید یجئے اس کتاب کو ختم کئے بغیر ہاتھ سے نہیں رکھ سکیں گے اسی وجہ سے احمدی اکابرین اس کتاب کو نہایت موثر تبلیغ کا طریقہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب غیر احمدی میں احمدیت کا انکشن کر دیتی ہے۔ اب اس دلچسپ طریقہ سے ہر شخص کو تبلیغ کرنے کی خاطر سات سو صفحہ کی کتاب کی قیمت چار روپے کے بجائے ایک روپیہ کر دی ہے۔ تاکہ جس کو تبلیغ کرنے کی بالکل فرصت نہیں وہ بھی تبلیغ کے اہم فرائض کو ادا کر سکے۔

منیجر ینگ مندر عابد منزل بلیماراں دہلی

ضرورت

جنرل سروس کمپنی قادیان کو ایک ایسے نوجوان احمدی اوورسیر کی ضرورت ہے۔ جسے ایک تجربہ کار اوورسیر کی زیر نگرانی تعمیر عمارت کا کام سیکھنا ہوگا۔ دوران تجربہ جس کی میعاد کم از کم چھ ماہ ہوگی۔ اخراجات کے لئے پندرہ سے بیس روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت الاؤنس دیا جائے گا۔ تجربہ کے بعد مناسب تنخواہ دی جائے گی خواہشمند دوست موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان (دار الامان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک طرف جب اہل برطانیہ کے اس عزم اور ارادہ کو دیکھا جائے۔ اور دوسری طرف ان قربانیوں اور سرگرمیوں پر نظر کی جائے۔ جو منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے وہ کر رہے ہیں تو بے اختیار تعریف و تحسین کے کلمات مونہہ سے نکل جاتے ہیں۔ یہ اہل برطانیہ کی غیر معمولی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نہ صرف ہر خطرہ اور ہر مصیبت کا بہادرانہ مقابلہ کر رہی ہے۔ بلکہ اپنی کامیابی کا بھی پورا پورا یقین رکھتی ہے۔

ان حالات کو دیکھ کر حال میں ایک امریکن اخبار نویس نے برطانیہ کے باشندوں کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ وہ انسانی فطرت کے برعکس اپنی حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ان سے ٹیکس زیادہ وصول کئے جائیں۔ اور کھانے کو کم دیا جائے۔ اس نے بیان کیا ہے۔ کہ برطانوی عوام اخبارات کے کالموں میں مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ حکومت راشن کا طریقہ زیادہ سخت کرے تاکہ تجارتی جہازوں پر ممالک غیر سے اشیائے خوردنی لانے کا بار کم پڑے اور جنگی سرگرمیوں کے سلسلہ میں ٹیکس اور زیادہ لگائے جائیں۔ برطانیہ کے تازہ ترین جنگی بجٹ پر اہل برطانیہ نے اس لئے اظہار ناراضگی کیا۔ کہ ٹیکس کم لگائے گئے تھے۔

اس امریکن اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ کے باشندے حکومت کی فروگزاشتوں کو خود پورا کر رہے ہیں۔ وہ ہفتہ وار بچت بنک میں جمع کرانے کی بجائے جنگی بانڈ خرید لیتے ہیں۔ ہر بات میں کفائت سے کام لیتے ہیں۔ تاکہ جنگ میں فتح حاصل کرنے میں مدد دے سکیں

امریکن نامہ نگار نے ان باتوں کو انسانی فطرت کے برعکس قرار دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ انسانی فطرت کا وہ تقاضا ہے جو احساس فرض سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جو انسانیت کے لئے باعث فخر ہے۔

محض دنیا کے لئے احساس فرض کی یہ شاندار مثال پیش کر کے ہم جماعت احمدیہ سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دین کی اشاعت اور حفاظت کے لئے اسے قربانی اور ایثار کا ایسا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ جو اس سے بھی بہت زیادہ شاندار ہو۔

انگلستان کے احمدیوں کے متعلق خیر و عافیت کی اطلاع

لنڈن ۲ ستمبر ۱۹۴۰ء۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

اس وقت تک لنڈن پر بہت سے ہوائی حملے ہوئے ہیں۔ مگر نقصانات نسبتاً بہت کم ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے جملہ افراد خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ دعاؤں کی درخواست ہے ؛

چندہ مقامی جماعت کی معرفت ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہ راست چندہ ارسال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں چنانچہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی براہ راست چندہ ارسال کرے گا۔ تو اس کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ براہ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف وحدت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا ممد بھی ہے۔ اور نظام سلسلہ ایسے رویہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے آئندہ کے لئے دوست محتاط رہیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہ راست چندہ ارسال کرنا ضروری سمجھیں تو وجوہات بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کر سکتے ہیں

ناظر بیت المال قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونیوالے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ بیرونی جماعتوں کے وہ عہدیدار جو ۱۵ سال سے ۴۰ سال تک کی عمر کے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں مزید وضاحت کی جاتی ہے۔ کہ وہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جو اس عمر کے لحاظ سے خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں گے مربیان کی حیثیت سے شامل ہوں گے۔ اور ان پر دستور اساسی مجلس خدام الاحمدیہ کے ان قوانین کا اطلاق ہوگا۔ جو "مربی اراکین" کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ البتہ جماعت کے باقی عہدیدار جو ۱۵ سے ۴۰ سال کے ہوں۔ وہ مجلس کے باقاعدہ ممبر ہوں گے۔ اور قائد مقامی کے احکام کی تعمیل ان کا فرض ہوگا۔

خاکسار خلیل احمد ناصر جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے نعم البدل؟ میرا نواسہ لئیق احمد ۱۱ اگست کو فوت ہو گیا۔ اور میری پوتی امۃ الرشید ۲۳ اگست ۱۹۴۰ء کو فوت ہو گئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دونوں کے نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ حافظ غلام محمد سابق مبلغ ماریشس

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کل سے بہتر ہے گو بالکل صاف نہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار ہے۔ نیز صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب کو بھی بخار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

کپتان اے۔ ایچ مارگی پرنسپل سالویشن آرمی سکول بٹالہ نے ۳۱ اگست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے شرف ملاقات حاصل کی۔ آپ انگریز مسیحی پادری ہیں ملاقات کے بعد بہت سی غلط فہمیاں جو دشمنان سلسلہ نے پھیلا رکھی ہیں رفع ہو جانے پر خوش ہوئے۔ اور پھر مع عیال آنے کا وعدہ کیا۔

افسوس ماسٹر محمد طفیل خانصاحب کی پوتی بشرےٰ خانم بنت اختر احمد خان صاحب فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی معیار وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کے مطابق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صادق ثابت ہوتے ہیں - نہ کہ بہاء اللہ ایرانی

(۱)

قرآنی معیار

سب آسمانی صحیفوں کا اس پر اتفاق ہے - کہ کاذب مدعیانِ نبوت کو اللہ تعالےٰ ضرور سزا دیتا ہے - انہیں خائب خاسر اور ناکام و نامراد بناتا ہے - انہیں دعوئی نبوت و وحی کے بعد لمبی مہلت عطا نہیں کرتا - بلکہ جلد عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منکم من احد عنه حاجزین (الحاقۃ ع ۲) کہ اگر اس مدعی نبوۃ نے بعض کلمات جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کئے ہوتے - تو ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے - اور اس کے اس افترا کے سلسلہ کو اپنی طاقت سے نابود کر دیتے پھر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے - اور تم میں سے کوئی اسے بچانے والا نہ ہوتا۔

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کو پرکھنے کے لئے یہ معیار پیش کیا گیا ہے - کہ اگر آپ اپنے دعوئی نبوت میں جھوٹے ہوتے تو آپ کو اس قدر مہلت نہ دی جاتی - جو دی گئی - اور آپ کے دعوے کو وہ قبولیت حاصل نہ ہوتی - جو حاصل ہوئی - چونکہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چالیس برس کی عمر میں دعوئی وحی و نبوت فرمایا - اور ترسٹھ سال کی عمر میں حضور کا وصال ہوا - اس لئے معیار کا خلاصہ یہ ہوا - کہ اللہ تعالےٰ جھوٹے مدعی نبوت کو ۲۳ سال کی کامیاب مہلت نہیں دیتا - بلکہ اسے اس سے پیشتر ہی تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

امتِ محمدیہ کا اجماع

امت محمدیہ تیرہ سو برس سے اس معیار کو صداقت نبوی کے اثبات کے لئے منکرین کے سامنے پیش کرتی رہی ہے - چنانچہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں - میں نے ایک عیسائی مناظر کے سامنے اس دلیل کو یوں پیش کیا - کہ یہ کس طرح ممکن ہے - ایک مفتری ہو - اور مسلسل تئیس برس تک افترا کرتا ہے اور خدا تعالےٰ اسے ہلاک کرنے کی بجائے اس کی تائید کرے۔

ان کے اصل الفاظ یہ ہیں :- وهو مستمر فی الافتراء علیه ثلاثا وعشرين سنة وهو مع ذالك يؤيده (زاد المعاد جلد اول ص ۵۰۰)

اسی طرح اہلسنت والجماعت کے عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد نسفی میں بھی لکھا ہے :- فان العقل یجزم بامتناع اجتماع هذه الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللہ تعالیٰ هذه الکمالات فی حق من یعلم انه یفتری علیه ثم یمهله ثلاثا وعشرين سنة۔ (صفحہ ۱۰۰ مطبع مجتبائی)

ترجمہ :- عقل اس بات پر کامل یقین رکھتی ہے - کہ یہ امور معجزات و اخلاق فاضلہ وغیرہ غیر نبی میں مجتمع نہیں ہو سکتے - نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کرتا - کہ ان کمالات کو ایسے شخص کے وجود میں جمع کر دے - جو اس کے علم میں مفتری ہو - اور پھر اسے ۲۳ سال کی مہلت دے دے۔

گویا امتِ محمدیہ قرآن مجید کی آیت کے ماتحت اس قانون الٰہی کی قائل ہے - کہ اللہ تعالےٰ جھوٹے مدعی نبوت کو تئیس برس تک مہلت نہیں دیتا - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری - ایڈیٹر اہلحدیث لکھتے ہیں :-

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں - یہ بھی ہے - کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی - بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے!" (مقدمہ تفسیر ثنائی ص ۱۷)

قرآنی معیار کے شرائط

آیت ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منکم من احد عنه حاجزین - پر غور کرنے سے ایسے مدعی کے لئے جس کی صداقت پر اس آیت سے استدلال کیا جائے - چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

اوّل - وہ مدعی الوہیت نہ ہو نبوت کا دعوے دار ہو - یہ شرط آیت کے لفظ علینا سے مستنبط ہے - مدعی الوہیت کے بارے میں خود اللہ تعالےٰ دوسری جگہ فرماتا ہے - ومن یقل منهم انی الٰه من دونه فذالك نجزیه جهنم كذالك نجزی الظالمین (انبیاء ع ۲) کہ جو شخص یہ دعوےٰ کرے گا - کہ میں خدا ہوں - اس کی سزا دوزخ ہوگی - ایسے مدعیان کی یہی سزا ہے۔

دوم - وہ دیوانہ یا اپنے عقیدہ کے ماتحت معذور نہ قرار دیا جا سکے - بلکہ جانتے بوجھتے اور تعمد سے دعوےٰ کرتا ہو - عقیدہ کے ماتحت معذور سے مراد وہ شخص ہے - جو عقیدتاً سمجھتا ہے - کہ میں اب ایسے مقام پر ہوں - کہ میرا ہر قول وحی والہام ہے - یہ بحث علیحدہ ہوگی - کہ اس کا یہ عقیدہ غلط ہے - یا صحیح ہے - لیکن اسے لو تقول علینا کے ماتحت نہیں لایا جا سکتا - کیونکہ تقول میں تعمد شرط ہے - جو اس میں پائی نہیں جاتی۔

سوم - وہ مدعی لفظی وحی کا قائل ہو - اور معین کلمات پیش کر کے کہے - کہ یہ کلمات خدا تعالےٰ نے مجھ پر نازل کئے ہیں - آیت میں لفظ بعض الاقاویل کا صاف یہی مطلب ہے۔

چہارم - ایسے مدعی کا یہ دعوےٰ کھلے کھلے طور پر ہو - اور پبلک میں وہ اپنے الہامات کو برملا سناتا ہو - یہ شرط فما منکم من احد عنه حاجزین سے ثابت ہے۔

یہ چار شرطیں آیت قرآنی سے بالبداہت ثابت ہیں - اگر کوئی مدعی نبوت و ماموریت ہو - ادعائے الوہیت نہ کرتا ہو - دیوانہ یا معذور نہ ہو - معین کلمات پیش کرنے والا ہو - اور اپنے دعوے کا برملا اظہار کرتا ہو - اور باایں ہمہ وہ تئیس برس تک مہلت پا جائے - تو یقیناً اسے جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ

مارچ ۱۸۸۲ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے خدا کا صریح الہام پیش فرمایا - جس میں آپ کی ماموریت کا اعلان تھا - مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کا وصال ہوا - اس ستائیس سال کے طویل زمانہ میں آپ پر کثرت سے وحی نازل ہوتی - جس کو تمام دنیا میں شائع کیا جاتا رہا - اور جس میں بارہا آپ کو نبی اور رسول کہا گیا - غرض قرآنی آیت آپ کی صداقت پر بین دلیل ہے - حضور آیت ولو تقول علینا کو پیش فرما کر تحریر فرماتے ہیں :-

"اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریمؐ کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس برس کی مدت دی گئی ہے" (اربعین ۳ ص ۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پُرزور تحدی کا جواب چونکہ مخالفین کے پاس کچھ نہ تھا - اس لئے انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ جھوٹے مدعی نبوت و وحی کو بھی تئیس برس کی مہلت مل جاتی ہے - یہ قول اپنی ذات میں غلط ہونے کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بھی حرف لانے والا ہے - کیونکہ اس طرح قرآن مجید کا پیش کردہ معیار اور امت مسلمہ کی زبردست دلیل مشتبہ ہو جاتی ہے۔ (باقی)

خاکسار ابوالعطاء جالندھری نزیل سرینگر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کے افسوسناک سلوک کا دل خراش تذکرہ

مسٹر فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال کا گاندھی جی کے نام کھلا خط

آنریبل مسٹر اے کے فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال و ممبر مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے گاندھی جی کے نام ایک مکتوب مفتوح ارسال کیا ہے۔ جو اشاعت کے لئے "الفضل" کو بھی بھیجا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

ڈیر مہاتما جی!

معلوم ہوا ہے کہ آپ نے بحری تار کے ذریعہ "نیوز کرانیکل" لنڈن کو ایک بیان ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ نے وائسرائے کے پچھلے اعلان کو نہایت مایوس کن اور رنجدہ قرار دیتے ہوئے تعجب اور حیرت کے ساتھ فرمایا ہے۔ کہ ہندوستان میں جمہوریت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور برطانیہ کو اس وقت تک انصاف کا علمبردار نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک وہ ہندوستان کے ساتھ انصاف نہیں کرتا۔ کانگرسی لیڈروں نے بھی اسی بات کا بارہا اعادہ کیا ہے۔ لیکن ان لفاظیوں کی جو قیمت ہے وہ معلوم ہے مگر آپ کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ بدقسمتی سے آپ نے ہندوستان کے لئے انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے برطانیہ کے ساتھ انصاف کرنے کو نظر انداز کر دیا ہے۔

ہندوستان میں جمہوریت کو کون تباہ کر رہا ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ جمہوریت کو ہندوستان میں تباہ کیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت" برطانوی قوم نے اسے اس قدر نقصان نہیں پہونچایا۔ جس قدر ان ہندوستانیوں نے اسے تباہ کیا ہے۔ جو ہندوستانی قوم کی نمائندگی کے اس لئے دعویدار ہیں۔ کہ وہ ہندوستانی قوم کی اس سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو کانگرس کے نام سے مشہور ہے۔ متعدد مواقع پر میں نے اس قسم کی مثالیں شائع کی ہیں۔ اور ان راہوں کو واضح کیا ہے۔ جن پر کانگرسی جمہوریت کے رتھ اپنے پہیوں سے بے شمار مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے احساسات اور جذبات کو کچلتے ہوئے گزر گئے ہیں۔ اور بہت مرتبہ یہ آپ کے اغماض یا اجازت سے ہوا ہے

ایک مثال

اس کے ثبوت کے طور پر میں آج صرف ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں عدالت کی کارروائیوں کے ذریعے کانگرس کے جرائم واضح طور پر سامنے آ گئے ہیں۔ اور کانگرس کی پالیسی اور اعمال پر آخری اعلان سی۔ پی کے چیف جسٹس اور ناگپور ہائی کورٹ کے دوسرے فاضل جج کی زبان سے ہو گیا ہے۔ میں ان حقائق کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ سے اس پر غور کرنے کی درخواست کروں گا کہ آیا کانگرس یا اس کے لیڈروں کو یہ زیب دیتا ہے۔ کہ ہندوستان میں جمہوریت کو تباہ کرنے کے لئے دوسروں کو ذمہ دار قرار دیں۔ اس موقعہ پر میں سی۔ پی کے مشہور مقدمہ چندرو ایسوا کے قتل کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ مجھے مختصر طور پر ان واقعات کے تذکرے کی اجازت دیجئے۔

۱۷ مارچ کو ایک کانگرسی جگدیو راؤ پٹیل موضع بسوا میں ایک فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں ہلاک ہو گیا۔ جس میں متعدد مسلمان اور ہندو مجروح ہوئے۔ ۱۸ مارچ کو اس سلسلے میں گیارہ مسلمان گرفتار کر لئے گئے۔ ۱۹ مارچ کو وزیر اعظم نے موقعہ کا معائنہ کیا۔ ۲۰ مارچ کو سی۔ پی اسمبلی میں ایک ہندو ممبر نے تحریک التوا پیش کی ۲۴ مارچ کو صوبے کی حکومت کی طرف سے مسلمانوں پر تعزیری ٹیکس عائد کر کے خاص پولیس مقرر کی گئی۔ ۲ اپریل کو یا اس کے قریب بسوا کی تقریباً تمام مسلمان آبادی جو ۲۳۰ مردوں پر مشتمل تھی شناخت کے لئے پریڈ میں کھڑی کی گئی۔ شناخت دو دن تک جاری رہی۔ اور پہلے دن کی شناخت کے نتیجہ میں جس کے لئے مسلمانوں کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ گرمی کی تپتی ہوئی دھوپ کی وجہ سے بہت سے مسلمان بیمار پڑ گئے شناخت کے لئے مسلمانوں کو اس طرح مکمل طور پر چن چن کر جمع کر لیا گیا تھا۔ کہ ایک پچھتر سال کا بوڑھا مسلمان اور دو بچے جن میں سے ایک بارہ سال کا تھا اور دوسرا چودہ سالہ بھی گرفتار شدگان میں شامل تھے۔ ان شناختوں کے نتیجہ میں ۵۴ مسلمان گرفتار کئے گئے۔ جن کو تیس فٹ لمبی اور بیس فٹ چوڑی کوٹھڑی میں بند کیا گیا۔ اور گرمی کے موسم کی رات میں ان کو تقریباً بھوکا رکھا گیا۔

عدالت سشن کا فیصلہ

سی۔ پی کی کانگرسی وزارت نے پولیس کی تحقیقات کا کس طرح انتظام کیا۔ یہ ان چند اقتباسات سے ظاہر ہو جائے گا جو میں ہائی کورٹ کے ججوں کے فیصلے سے لے رہا ہوں۔ اس وقت یہ بتلا دینا کافی ہے۔ کہ ان میں سے ۴۳ اشخاص پر مقدمہ چلایا گیا۔ جن میں سے بارہ بری کر دیئے گئے۔ اور بقیہ ۳۱ پر فرد جرم لگا دی گئی۔ چھ مسلمانوں کو عدالت سشن سے سزائے موت اور ۲۴ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔

عدالت عالیہ سے بریت

ملزموں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ اور عدالت عالیہ کے اجلاس خاص نے جو فاضل چیف جسٹس اور جسٹس بوس پر مشتمل تھا۔ تمام ملزموں کو بری کر دیا۔ اور فیصلے میں چند ریمارک کئے۔ جن کا مطالعہ آپ کے لئے عبرت آموز ہوگا۔ میں بغیر کسی تنقید کے فیصلے کے الفاظ پیش کر رہا ہوں کیونکہ فاضل ججان نے جو زبان استعمال کی ہے اس پر زور بیان اور منطقیانہ استدلال کے لئے کوئی مزید اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔

عدالت عالیہ کے ریمارک

سی۔ پی اسمبلی میں تحریک التوا کے متعلق وزیر اعظم کے طرز عمل کا حوالہ دیتے ہوئے فاضل ججان نے یہ الفاظ فرمائے ہیں:۔

"تحریک التوا پر بحث کے دوران میں بعض ممبروں نے اس طرح تقریر کرنا مناسب خیال کیا۔ کہ گویا وہ ارتکاب جرم کے متعلق یقینی معلومات رکھتے ہیں۔ جہاں تک ایک ممبر کا تعلق ہے۔ اس نے واضح طور پر کہہ دیا۔ کہ قتل کا ارتکاب کس نے کیا ہے۔ اس بحث کے دوران میں کانگرسی وزیر اعظم نے تو لفظ "قتل" کے استعمال میں بھی تامل نہ کیا۔ اور صاف کہہ دیا۔ کہ یہ بلوہ نہیں بلکہ ایک ایسا قتل ہے جس کے لئے احتیاط کے ساتھ سازش کی گئی ہے۔ اور جو وحشیانہ طور پر عمل میں لایا گیا ہے"۔

ان وزیر اعظم صاحب نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ مسلمانوں نے جگدیو راؤ پٹیل کے قتل کی باقاعدہ سازش کی اور بڑی احتیاط سے یہ طے کیا کہ اسے کس طرح قتل کیا جائے گا۔ اور یہ کہ وہ مسجد میں مقتول کی گھات لگائے بیٹھے رہے۔ نیز یہ کہ جارحانہ اقدام مسلمانوں کی طرف سے ہوا ہے اور ایک پہلے سے سوچی ہوئی سازش کی تکمیل میں انہوں نے جگدیو راؤ پر بغیر اشتعال کے حملہ کیا۔

رنج دہ حقیقت اور کانگرسی وزیر اعظم کا بے بنیاد الزام

مہاتما جی! آپ جانتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم کے ان بیانات میں سے ہر ایک بات جیسا کہ ناگپور ہائی کورٹ کے جج صاحبان کے فیصلے سے ظاہر ہے۔ جھوٹی اور بے بنیاد ثابت ہوئی۔ باقی رہا اصل مقدمہ تو اس کے متعلق خود چیف جسٹس کے الفاظ سن لیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ مقدمہ بجہ رنج دہ ہے۔ لفظ رنجدہ کی حقیقت اس وقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ۳۴ انسان قتل عمد کے ملزم گردانے گئے ہیں۔ اور یکے بعد دیگرے ایسے جھوٹے گواہ پیش ہوتے ہیں جن کو پڑھایا گیا ہے"

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے جناب چیف جسٹس فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک سات گواہوں کا تعلق ہے وہ یا تو بچے ہیں۔ یا ایسے نوجوان ہیں جن کو جھوٹی گواہی دینے کے لئے خوب پڑھایا گیا ہے۔ ایسے مقدمے میں جھوٹی شہادت کے معنے یہ ہیں۔ کہ جھوٹے گواہ یا ان کو پڑھانے والے پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دوسرے انسان کو دار پر کھنچوا دیں۔ اور انہیں اس بات کی ذرہ بھر پروا نہیں کہ وہ انسان بے گناہ ہے یا مجرم۔ کوئی انسان اس سے زیادہ ذلیل حرکت اور کیا کر سکتا ہے کہ حلف دروغ بچوں کے بیانات کے ذریعے اپنے دشمنوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے"

گواہوں کے کٹہرے سے جھوٹ اور بہتان کی جھڑی

ہندو گواہان استغاثہ کی شہادت کے متعلق دوسرے فاضل جج نے فرمایا:۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گواہوں کے کٹہرے سے جھوٹ اور بہتان کی جھڑی بندھ رہی ہے"

معاملہ یہیں تک ختم نہیں ہو جاتا جس صورت سے تحقیقات ہوئی ہے اس مخصوص صورت میں اس کے لئے کانگرسی گورنمنٹ نے سپولکے سب انسپکٹر کو جو اتفاق سے مسلمان تھا تبدیل کر دیا۔ اس بارے میں ہائیکورٹ کے ججوں نے لکھا ہے:۔

"آغاز ہی سے اس کے ہاتھوں سے تحقیقات کا معاملہ لے لیا گیا"

فاضل جج صاحبان اپنے فیصلے کے اختتام پر رقمطراز ہیں:۔ "(شہادت کی) جعل سازی ظاہر ہے۔ اور اس کی وجہ بھی ظاہر ہے۔ اکرام الدین جو اول نمبر کا ملزم قرار دیا گیا ہے مسلمانوں کا رہنما تھا۔ اس لئے اس مقدمے کے پانچ اہم ترین گواہ عمداً اور ارادۃً ایک جھوٹا قصہ گھڑتے ہیں۔ اور حلفیہ گواہی دیتے ہیں۔ تاکہ اس رہنما کی جان لے لیں ......" یہ تمام عجیب و غریب افسانے مضحکہ انگیز ہوتے اگر ان کا غمناک پہلو نمایاں نہ ہوتا۔ اس سازش کا نتیجہ یہ نکلا کہ چھ انسانوں کو سزائے موت دی گئی۔ اور ۲۴ کو عمر قید بعبور دریائے شور کی......

"اس مقدمہ کو ایک خوفناک تقریب سمجھا گیا ہے۔ جس میں ہر ایک گواہ نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کوشش کی ہے۔ کہ میں ہی زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو تختہ دار پر کھچوانے کا ذریعہ بنوں۔ صداقت، عزت، انسانی زندگی کا احترام اور حلف کا لحاظ و توقیر سب بالائے طاق رکھ دیئے گئے"

جج صاحبان اپنے فیصلے کے خاتمہ پر تحریر فرماتے ہیں "جب شہادت میں جعل سازی کی جائے۔ اور عدل و انصاف کو ایسے یکطرفہ اور ایک حد تک ظالمانہ تحقیقات کے ذریعہ گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے جیسا کہ اس مقدمہ میں کیا گیا ہے۔ تو غالباً ایسے نتائج کا پیدا ہونا ناگزیر ہے...... ہم دیکھتے ہیں کہ ان گواہوں نے آپس میں سمجھوتہ کر لیا تھا۔ کہ جہانتک ہو سکے ہر ایک مسلمان کو محض اس لئے۔ کہ وہ مسلمان ہے۔ مقدمہ میں پھانسنے کی کوشش کریں گے"

خون آشام جنون

مہاتما جی! معاف کیجئے۔ میں آپ کو اس فیصلے کے طویل اقتباسات پڑھنے کی تکلیف دے رہا ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ ان ججوں کے تبصرے کس قدر خوفناک طور پر اہم اور معنی خیز ہیں۔ کانگرسی اور غیر کانگرسی ذمہ وار ہندو بلکہ وہ شخص بھی۔ جو صوبہ کا وزیر اعظم ہے۔ اور جس کو جمہوریت نے عدل و انصاف اور سب کی جان و مال کی حفاظت کا فرض سپرد کیا ہے۔ ایک خون آشام جنون میں مبتلا ہیں۔ وہ عدالتی کاروائی سے پہلے ہی مقدمہ کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔ اور علی الاعلان مسلمانوں کو بے رحمانہ قتل عمد کی سازش کا مجرم قرار دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد "نام نہاد تحقیقات کا کھیل" شروع ہوتا ہے۔ اور پھر عدالتی کارروائی ہوتی ہے جس میں حلف دروغ گواہوں کی زبان سے عدل و انصاف کی بارگاہ میں "نقالوں کی طرح اس کہانی کو" دہرایا جاتا ہے۔ گواہوں کے کٹہرے میں سے "جھوٹ اور بہتان کی جھڑی" لگ جاتی ہے اس "خوفناک تقریب" میں ہندو گواہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کوشش کرتے ہیں۔ کہ حلف اٹھا اٹھا کر زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی محض مسلمان ہونے کی بنا پر "جانیں لیں" سشن جج صاحب بھی جو ایک "بے احساس مشین" کی طرح کام کرتے ہیں۔ اس شہادت سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور چھ مسلمانوں کو پھانسی کی سزا اور اس سے چار گنا زائد مسلمانوں کو عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا دے دیتے ہیں۔

گاندھی جی سے درخواست

تصور کیجئے مہاتما جی اس غمناک سانحہ کا! اور پھر تصور فرمایئے ان بدقسمت غریب مسلمانوں اور ان کے عزیزوں و دوستوں کی کڑی آزمائشوں اور ہولناک مصیبتوں کا جنہیں خوفناک موت اور حبس دوام کی ہولناک مصیبتوں سے بچانے کی غرض سے دولت اور قانونی امداد حاصل کرنے کے لئے شدید تگ و دو کرنی پڑی۔ اگر انہیں یہ ذرائع حاصل نہ ہوتے تو چھ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہوتے۔ اور ۲۴ عمر بھر کے لئے قید و بند میں پڑے سڑتے رہتے۔ ذرا اس کا تصور تو کیجئے!

یہ ہے وہ سلوک جو کانگرس نے اس کانگرس نے جس کا ملک بھر میں ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا۔ اپنے ماتحت مسلمان اقلیتوں سے جمہوریت کے نام پر کیا۔ یہ ہے وہ انصاف جو کم تعداد مسلمانوں سے اکثریت کی نمائندہ جماعت نے کیا۔

اس کے باوجود آپ جمہوریت جمہوریت اور انصاف انصاف پکارتے ہیں۔ اور برطانیہ پر الزام رکھ رہے ہیں۔ کہ اس نے کانگرس کے مطالبات کے سامنے گردن نہیں جھکائی۔ یعنی اس نے کانگرس کو یہ موقعہ نہیں دیا۔ کہ ایسی جمہوریت اور ایسے عدل و انصاف کے ہمیشہ مظاہرے کرتی رہے۔

بیسیوں مثالیں

شائد آپ فرمائیں کہ یہ ایک انفرادی واقعہ ہے۔ اور ہندو قوم کو بحیثیت مجموعی اس کے لئے قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ انفرادی واقعہ نہیں اس قسم کے واقعات کی بیسیوں مثالیں ہیں جو پیش کی جاسکتی ہیں۔ بارہا یہ واضح کیا جاتا رہا ہے۔ کہ مختلف صوبہ جات میں جہاں کانگرس برسر اقتدار تھی۔ یہی ذہنیت کام کرتی رہی ہے جس سے مسلمانوں کو بے شمار مصائب اور جانی و مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ کیا ہندوستان کے طول و عرض میں کسی ایک ہندو نے بھی بے گناہ مسلمانوں کو پھانسی پر لٹکوانے کی سازش کرنے والوں کے خلاف نفرت و حقارت کے اظہار کے لئے ایک لفظ زبان سے نکالا؟ کسی ایک ہندو اخبار نے بھی ان مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ جنہیں انصاف کے ہاتھ نے موت کے مونہہ سے چھڑایا ان ہندوؤں کی مذمت کی۔ جنہوں نے ان بے گناہوں کی جان لینے کیلئے سازشیں کیں۔

بسنت مالتی رس۔ اگر آپکو بخار رہتا ہے۔ یا ذیابیطس کی وجہ سے ضعف ہے۔ تو بسنت مالتی رس استعمال کریں! طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یا تو عموماً ہندوؤں پر مسلمانوں کی اپیل کے اس فیصلہ سے مایوسی چھا گئی ہے یا ان کے نزدیک ان کوششوں میں کوئی برائی نہ تھی جو ہندوؤں اور ہندو وزراء نے انصاف کو گمراہ کرنے کے لئے کیں۔ اور جو جھوٹی شہادتیں مہیا کرنے کی غرض سے محض اس لئے کی گئیں۔ کہ بے گناہ مسلمانوں کو پھانسی پر لٹکوایا جائے۔

خود آپ نے کیا کیا

مہاتما جی خود آپ نے اس کے لئے کیا کیا؟ آپ ان حقیقتوں سے بے خبر نہیں رہ سکے ہونگے کیا آپ کے احساس صداقت، احساس عدل احساس راست بازی اور جذبہ عدم تشدد کو ان لوگوں کے قابل نفرت طرز عمل سے ذرا بھی ٹھیس نہیں لگی۔ جو آپ کی کانگرس اور آپ کی قوم سے تعلق رکھتے تھے؟ بنگال کے ایک چھوٹے سے ضلع نواکھلی میں جو معمولی سا واقعہ پیش آیا۔ اسے تو آپ نے اتنی اہمیت دی کہ آپنے اخبار ہریجن میں اس پر ایک مقالہ سپرد قلم فرما دیا جس میں ہندوؤں کو کھلے الفاظ میں آپ نے مشورہ دیا کہ اپنے نام نہاد مخالفین کے خلاف تشدد کو کام میں لائیں۔ حالانکہ حقیقت صرف اتنی تھی کہ ایک مسلمان نے محض ایک غیر محتاط تقریر کی تھی۔ لیکن چند ریسوا کے اس المناک حادثہ نے اور بے گناہ مسلمانوں کی جان لینے کے لئے ہندوؤں کی اس ذلیل سازش نے آپ کے نرم دل کو ذرا بھی متاثر نہ کیا۔ اس کے متعلق نہ آپ کے منہ سے کوئی لفظ نکلا اور نہ آپ کے قلم کو ہی جنبش ہوئی جس سے یہ معلوم ہو سکتا کہ آپ ان ہندوؤں سے بیزار ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کی جان لینے کے لئے حلف اٹھا اٹھا کر بہتان طرازی کی خوفناک تقریب میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آپ کی اس خاموشی کا ہم کیا مطلب سمجھیں کیا یہ حقیقتیں قطعی طور پر یہ ثابت نہیں کرتیں۔ کہ ہندو اور مسلمان دو مختلف قومیں ہیں۔ اس لئے مسلمان یہ آپ کی ... جس سے آپ کی مراد اکثریت کی خالص حکومت ہے۔ ہرگز قبول نہیں کر سکتے اور نہ انہیں یہ امید ہو سکتی ہے کہ اگر ہندو برسر اقتدار آجائے تو وہ مسلمان کے ساتھ انصاف کر سکے گا۔

مسلمانوں کو الزام نہیں دیا جا سکتا

ان حالات میں اگر مسلمان یہ کہیں تو کیا آپ انہیں کوئی الزام دے سکتے ہیں۔ کہ جمہوریت اگر اکثریت کی حکومت کا نام ہے تو وہ ہندوستان کے لئے قطعاً موزوں نہیں ہے۔ انہی حالات میں اگر مسلمان یہ یقین کرتے ہیں کہ ہندو اپنی ذہنیت کے ساتھ جو ان میں پائی جاتی ہے اور جس کا اظہار چندریسوا کے واقعہ میں کیا گیا ہے۔ اگر ہندوستان میں حکمرانی کی طاقت حاصل کر لے۔ تو وہ مسلمانوں کے ساتھ معمولی انصاف بھی نہیں کر سکتا۔ اور نہیں کرے گا۔ کیا آپ اس یقین کے لئے مسلمانوں کو غیر منصف قرار دے سکتے ہیں؟

کم سے کم انصاف

آپ نے اور دوسرے ہندوؤں نے ملک معظم کی حکومت پر نکتہ چینی کی ہے۔ جس نے وائسرائے کے ذریعہ یہ اعلان کیا ہے۔ کہ "یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ملک معظم کی حکومت اپنی موجودہ ذمہ داریوں کو ہندوستان کے امن اور بہبودی کی خاطر کسی ایسی حکومت کے سپرد کر دینے کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتی۔ جس کے اختیارات کو ہندوستان کی قومی زندگی کے اہم عناصر براہ راست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں نہ ہی ملک معظم کی حکومت ایک فریق کی حیثیت سے ان عناصر کو کسی ایسی حکومت کے زیر اقتدار آنے کے لئے مجبور کر سکتی ہے۔

برطانیہ نے اقلیتوں کو اطمینان دلاکر ایک معمولی انصاف کیا ہے

مذکورہ بالا حالات کی روشنی میں کیا آپ دیانتداری کے ساتھ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ملک معظم کی حکومت نے اقلیتوں کو اس قسم کا اطمینان دلا نے میں کم سے کم انصاف سے بڑھ کر کچھ کیا ہے؟

کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ سی پی میں موضع چندریسوا کے تمام مسلمانوں کے امن اور بہبودی کو ایک ہندو حکومت کے اقتدار کے ذریعہ اور ان لوگوں کے ذریعہ تباہ کیا گیا جنہوں نے ایک ہندو سیاسی لیڈر کی رہنمائی کے مطابق کام کیا۔ وہ ہندو لیڈر اس وقت حکومت کا سب سے بڑا افسر وزیر اعظم تھا؟

اس لئے کیا مسلمانوں سے یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ وہ مسلمان جو ہندوستان کی قومی زندگی کا ایک زبردست اور طاقت ور عنصر ہیں۔ کہ ایک ایسی حکومت کے اختیار و اقتدار کو تسلیم کر لیں گے۔ جس کی سرپرستی اس قسم کے لوگ کر سکتے ہوں؟ کیا یہ قطعی طور پر حق بجانب بالکل قدرتی اور معمولی اصول انصاف کے مطابق نہیں ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے اب یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ ان عناصر کو اطاعت و انقیاد کے لئے مجبور نہیں کرے گی؟

سی پی میں جمہوریت کی ناکامی

انجام کار۔ کیا سی۔پی میں جمہوریت ناکام نہیں ہوئی۔ جب کہ جمہوری اسمبلی میں یکے بعد دیگرے اکثریت پارٹی کے مقررین نے بے گناہ مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کیا۔ اور واقعات کے متعلق کسی قسم کی تحقیقات یا عدالتی فیصلے سے پہلے ہی ان کو قتل اور سازش کا مجرم قرار دیا۔

جواب عنایت ہو

میں توقع کرتا ہوں کہ آپ عام اخبارات کے ذریعہ یا اپنے ہریجن کے کالموں میں از راہ مہربانی اس موضوع پر جس کا میں نے حوالہ دیا ہے۔ روشنی ڈالیں گے اور اس سوال کا جواب مرحمت فرمائیں گے۔ جو میں نے دریافت کیا ہے۔ مسلم ہندوستان آپ کے جواب کا منتظر ہے۔ مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ برطانوی عوام بھی جن کو آپ نے نیوز کرانیکل کے ذریعہ پیغام بھیجا ہے۔ آپ کے جواب کو دلچسپی کے ساتھ سنیں گے۔

صیغہ امانت میں ذاتی حساب رکھنے والے احباب کو اطلاع

امانت داران حساب ذاتی دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حساب داروں کو ان کے حساب کی اطلاع ششماہی ۳۰ جون و ۳۱ دسمبر بھجوائی جایا کرتی تھی۔ اس میں بعض دفتری دقتوں کے پیش نظر تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور اس سال سے یہ اطلاع ششماہی مختتمہ ۳۱ اکتوبر (ابتداً) و ۳۰ اپریل (ششماہی) بھیجی جایا کرے گی۔

(افسر صیغہ امانت دفتر محاسب)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا موقع

جو احباب اپنا کوئی روپیہ ہمارے توسط سے نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفالت جائداد قرض دینا چاہیں۔ ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

(ناظر بیت المال)

جنم اشٹمی کے جلسہ میں تقریر

۲۶ اگست کو جنم اشٹمی کے جلسہ میں جو سری نگر کے ہندو اصحاب نے منایا جناب مولوی ابو العطاء صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی بھی تقریر ہوئی۔ جسے نہایت پسندیدگی سے سنا گیا۔ صدر جلسہ راجہ نریندر ناتھ تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یہ مقدمہ بجد رنج دہ ہے۔ لفظ رنجدہ کی حقیقت اس وقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ۳۴ انسان قتل عمد کے ملزم گردانے گئے ہیں۔ اور یکے بعد دیگرے ایسے جھوٹے گواہ پیش ہوتے ہیں جن کو پڑھایا گیا ہے" سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے جناب چیف جسٹس فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک سات گواہوں کا تعلق ہے وہ یا تو بچے ہیں۔ یا ایسے نوجوان ہیں جن کو جھوٹی گواہی دینے کے لئے خوب پڑھایا گیا ہے۔ ایسے مقدمے میں جھوٹی شہادت کے معنے یہ ہیں۔ کہ جھوٹے گواہ یا ان کو پڑھانے والے پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دوسرے انسان کو دار پر کھنچوا دیں۔ اور انہیں اس بات کی ذرہ بھر پروا نہیں کہ وہ انسان بے گناہ ہے یا مجرم۔ کوئی انسان اس سے زیادہ ذلیل حرکت اور کیا کر سکتا ہے کہ حلف دروغ بچوں کے بیانات کے ذریعے اپنے دشمنوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے"۔

گواہوں کے کٹہرے سے جھوٹ اور بہتان کی جھڑی

ہندو گواہان استغاثہ کی شہادت کے متعلق دوسرے فاضل جج نے فرمایا:۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گواہوں کے کٹہرے سے جھوٹ اور بہتان کی جھڑی بندھ رہی ہے"۔

معاملہ یہیں تک ختم نہیں ہو جاتا جس صورت سے تحقیقات ہوئی ہے اس مخصوص صورت میں لانے کے لئے کانگرسی گورنمنٹ نے صوبہ کے سب انسپکٹر کو جو اتفاق سے مسلمان تھا تبدیل کر دیا۔ اس بارے میں ہائیکورٹ کے ججوں نے لکھا ہے:۔

"آغاز ہی سے اس کے ہاتھوں سے تحقیقات کا معاملہ لے لیا گیا"۔

فاضل جج صاحبان اپنے فیصلے کے اختتام پر رقمطراز ہیں:۔ "اس شہادت کی جعل سازی ظاہر ہے۔ اور اس کی وجہ بھی ظاہر ہے۔ اکرام الدین جو اول نمبر کا ملزم قرار دیا گیا ہے مسلمانوں کا رہنما تھا۔ اس لئے اس مقدمے کے پانچ اہم ترین گواہ عمداً اور ارادۃً ایک جھوٹا قصہ گھڑتے ہیں۔ اور حلفیہ گواہی دیتے ہیں۔ تاکہ اس رہنما کی جان لے لیں .... یہ تمام عجیب و غریب افسانے مضحکہ انگیز ہوتے اگر ان کا غمناک پہلو نمایاں نہ ہوتا۔ اس سازش کا نتیجہ یہ نکلا کہ چھ انسانوں کو سزائے موت دی گئی۔ اور ۲۴ کو عمر قید بعبور دریائے شور کی ......

"اس مقدمہ کو ایک خوفناک تقریب سمجھا گیا ہے۔ جس میں ہر ایک گواہ نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کوشش کی ہے۔ کہ میں ہی زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو تختہ دار پر کھچوانے کا ذریعہ بنوں۔ صداقت۔ عزت۔ انسانی زندگی کا احترام اور حلف کا لحاظ و توقیر سب بالائے طاق رکھ دیئے گئے"۔

جج صاحبان اپنے فیصلے کے خاتمہ پر تحریر فرماتے ہیں "جب شہادت میں جعل سازی کی جائے۔ اور عدل و انصاف کو ایسے یکطرفہ اور ایک حد تک ظالمانہ تحقیقات کے ذریعہ گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے جیسا کہ اس مقدمہ میں کیا گیا ہے۔ تو غالباً ایسے نتائج کا پیدا ہونا ناگزیر ہے .... ہم دیکھتے ہیں کہ ان گواہوں نے آپس میں سمجھوتہ کر لیا تھا۔ کہ جہانتک ہو سکے ہر ایک مسلمان کو محض اس لئے۔ کہ وہ مسلمان ہے۔ مقدمہ میں پھانسنے کی کوشش کریں گے"۔

خون آشام جنون

مہاتماجی! معاف کیجئے۔ میں آپ کو اس فیصلہ کے طویل اقتباسات پڑھنے کی تکلیف دے رہا ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ ان ججوں کے تبصرے کس قدر خوفناک طور پر اہم اور معنی خیز ہیں۔ کانگرسی اور غیر کانگرسی ذمہ وار ہندو بلکہ وہ شخص بھی۔ جو صوبہ کا وزیر اعظم ہے۔ اور جس کو جمہوریت نے عدل و انصاف اور سب کی جان و مال کی حفاظت کا فرض سپرد کیا ہے۔ ایک خون آشام جنون میں مبتلا ہیں۔ وہ عدالتی کارروائی سے پہلے ہی مقدمہ کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔ اور علی الاعلان مسلمانوں کو بے رحمانہ قتل عمد کی سازش کا مجرم قرار دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد نام نہاد تحقیقات کا "کھیل" شروع ہوتا ہے۔ اور پھر عدالتی کارروائی ہوتی ہے جس میں حلف دروغ گواہوں کی زبان سے عدل و انصاف کی بارگاہ میں "نقالوں کی طرح اس کہانی کو" دہرایا جاتا ہے۔ گواہوں کے کٹہرے میں سے "جھوٹ اور بہتان کی جھڑی" لگ جاتی ہے اس "خوفناک تقریب" میں ہندو گواہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کوشش کرتے ہیں۔ کہ حلف اٹھا اٹھا کر زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی محض مسلمان ہونے کی بنا پر "جانیں لیں"۔ سشن جج صاحب بھی جو ایک "بے احساس مشین" کی طرح کام کرتے ہیں۔ اس شہادت سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور چھ مسلمانوں کو پھانسی کی سزا اور اس سے چار گنا زائد مسلمانوں کو عمر قید بعبور دریائے شور کی سزا دے دیتے ہیں۔

گاندھی جی سے درخواست

تصور کیجئے مہاتماجی اس غمناک سانحہ کا! اور پھر تصور فرمایئے ان بدقسمت غریب مسلمانوں اور ان کے عزیزوں و دوستوں کی کڑی آزمائشوں اور ہولناک مصیبتوں کا جنہیں خوفناک موت اور حبس دوام کی ہولناک مصیبتوں سے بچانے کی غرض سے دولت اور قانونی امداد حاصل کرنے کے لئے شدید تگ و دو کرنی پڑی۔ اگر انہیں یہ ذرائع حاصل نہ ہوتے تو چھ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہوتے۔ اور ۲۴ عمر بھر کے لئے قید و بند میں پڑے سڑتے رہتے۔ ذرا اس کا تصور تو کیجئے!

یہ ہے وہ سلوک جو کانگرس نے اس کانگرس نے جس کا ملک بھر میں ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا۔ اپنے ماتحت مسلمان اقلیتوں سے جمہوریت کے نام پر کیا۔ یہ ہے وہ انصاف جو کم تعداد مسلمانوں سے اکثریت کی نمائندہ جماعت نے کیا۔

اس کے باوجود آپ جمہوریت جمہوریت اور انصاف انصاف پکارتے ہیں۔ اور برطانیہ پر الزام رکھ رہے ہیں۔ کہ اس نے کانگرس کے مطالبات کے سامنے گردن نہیں جھکائی۔ یعنی اس نے کانگرس کو یہ موقعہ نہیں دیا۔ کہ ایسی جمہوریت اور ایسے عدل و انصاف کے ہمیشہ مظاہرے کرتی رہے۔

بیسیوں مثالیں

شائد آپ فرمائیں کہ یہ ایک انفرادی واقعہ ہے۔ اور ہندو قوم کو بحیثیت مجموعی اس کے لئے قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ انفرادی واقعہ نہیں اس قسم کے واقعات کی بیسیوں مثالیں ہیں جو پیش کی جا سکتی ہیں۔ بارہا یہ واضح کیا جاتا رہا ہے۔ کہ مختلف صوبہ جات میں جہاں کانگرس برسر اقتدار تھی۔ یہی ذہنیت کام کرتی رہی ہے جس سے مسلمانوں کو بے شمار مصائب اور جانی و مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ کیا ہندوستان کے طول و عرض میں کسی ایک ہندو نے بھی بے گناہ مسلمانوں کو پھانسی پر لٹکوانے کی سازش کرنے والوں کے خلاف نفرت و حقارت کے اظہار کے لئے ایک لفظ زبان سے نکالا؟ کسی ایک ہندو اخبار نے بھی ان مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ جنہیں انصاف کے ہاتھ نے موت کے مونہہ سے چھڑایا ان ہندوؤں کی مذمت کی۔ جنہوں نے ان بے گناہوں کی جان لینے کیلئے سازشیں کیں۔

بسنت مالتی رس۔ اگر آپکو بخار رہتا ہے۔ یا ذیابیطس کی وجہ سے ضعف ہے۔ تو بسنت مالتی رس استعمال کریں! طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یا تو عموماً ہندوؤں پر مسلمانوں کی اپیل کے اس فیصلہ سے مایوسی چھاگئی ہے یا ان کے نزدیک ان کوششوں میں کوئی برائی نہ تھی جو ہندوؤں اور ہندو وزراء نے انصاف کو گمراہ کرنے کے لئے کیں۔ اور جو جھوٹی شہادتیں مہیا کرنے کی غرض سے محض اس لئے کی گئیں۔ کہ بے گناہ مسلمانوں کو پھانسی پر لٹکوا دیا جائے۔

خود آپ نے کیا کیا

مہاتما جی خود آپ نے اس کے لئے کیا کیا؟ آپ ان حقیقتوں سے بے خبر نہیں رہ سکے ہونگے کیا آپ کے احساس صداقت، احساس عدل احساس راست بازی اور جذبۂ عدم تشدد کو ان لوگوں کے قابل نفرت طرز عمل سے ذرا بھی ٹھیس نہیں لگی۔ جو آپ کی کانگرس اور آپ کی قوم سے تعلق رکھتے تھے؟ بنگال کے ایک چھوٹے سے ضلع نواکھلی میں جو معمولی سا واقعہ پیش آیا۔ اسے تو آپ نے اتنی اہمیت دی کہ آپ نے اخبار ہریجن میں اس پر ایک مقالہ سپرد قلم فرما دیا جس میں ہندوؤں کو کھلے الفاظ میں آپ نے مشورہ دیا کہ اپنے نام نہاد مخالفین کے خلاف تشدد کو کام میں لائیں۔ حالانکہ حقیقت صرف اتنی تھی کہ ایک مسلمان نے محض ایک غیر محتاط تقریر کی تھی۔ لیکن چینہ ربسوا کے اس المناک حادثہ نے اور بے گناہ مسلمانوں کی جان لینے کے لئے ہندوؤں کی اس ذلیل سازش نے آپ کے نرم دل کو ذرا بھی متاثر نہ کیا۔ اس کے متعلق نہ آپ کے منہ سے کوئی لفظ نکلا اور نہ آپ کے قلم کو ہی جنبش ہوئی جس سے یہ معلوم ہو سکتا کہ آپ ان ہندوؤں سے بے زار ہیں۔ جنہوں نے مسلمانوں کی جان لینے کے لئے حلف اٹھا اٹھا کر بہتان طرازی کی خوفناک تقریب میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آپ کی اس خاموشی کا ہم کیا مطلب سمجھیں کیا یہ حقیقتیں قطعی طور پر یہ ثابت نہیں کرتیں۔ کہ ہندو اور مسلمان دو مختلف قومیں ہیں۔ اس لئے مسلمان اس جمہوریت کو جس سے آپ کی مراد اکثریت کی خالص حکومت ہے۔ ہرگز قبول نہیں کر سکتے اور نہ انہیں یہ امید ہو سکتی ہے کہ اگر ہندو برسر اقتدار آجائے تو وہ مسلمان کے ساتھ انصاف کر سکے

مسلمانوں کو الزام نہیں دیا جا سکتا

ان حالات میں اگر مسلمان یہ کہیں تو کیا آپ انہیں کوئی الزام دے سکتے ہیں۔ کہ جمہوریت اگر اکثریت کی حکومت کا نام ہے تو وہ ہندوستان کے لئے قطعاً موزوں نہیں ہے۔ انہی حالات میں اگر مسلمان یہ یقین کرتے ہیں کہ ہندو اپنی ذہنیت کے ساتھ جو ان میں پائی جاتی ہے اور جس کا اظہار چینہ ربسوا کے واقعہ میں کیا گیا ہے۔ اگر ہندوستان میں حکمرانی کی طاقت حاصل کرلے۔ تو وہ مسلمانوں کے ساتھ معمولی انصاف بھی نہیں کر سکتا۔ اور نہیں کرے گا۔ کیا آپ اس یقین کے لئے مسلمانوں کو غیر منصف قرار دے سکتے ہیں؟

کم سے کم انصاف

آپ نے اور دوسرے ہندوؤں نے ملک معظم کی حکومت پر نکتہ چینی کی ہے۔ جس نے وائسرائے کے ذریعہ یہ اعلان کیا ہے۔ کہ "یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ملک معظم کی حکومت اپنی موجودہ ذمہ داریوں کو ہندوستان کے امن اور بہبودی کی خاطر کسی ایسی حکومت کے سپرد کر دینے کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتی۔ جس کے اختیارات کو ہندوستان کی قومی زندگی کے اہم عناصر براہ راست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں نہ ہی ملک معظم کی حکومت ایک فریق کی حیثیت سے ان عناصر کو کسی ایسی حکومت کے زیر اقتدار آنے کے لئے مجبور کر سکتی ہے۔

برطانیہ نے اقلیتوں کو اطمینان دلا کر ایک معمولی انصاف کیا ہے

مذکورہ بالا حالات کی روشنی میں کیا آپ دیانتداری کے ساتھ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ملک معظم کی حکومت نے اقلیتوں کو اس قسم کا اطمینان دلانے میں کم سے کم انصاف سے بڑھ کر کچھ کیا ہے؟

کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ سی پی میں موضع چینہ ربسوا کے تمام مسلمانوں کے امن اور بہبودی کو ایک ہندو حکومت کے اقتدار کے ذریعہ اور ان لوگوں کے ذریعہ تباہ کیا گیا جنہوں نے ایک ہندو سیاسی لیڈر کی رہنمائی کے مطابق کام کیا۔ وہ ہندو لیڈر اس وقت حکومت کا سب سے بڑا افسر (وزیر اعظم) تھا؟

اس لئے کیا مسلمانوں سے یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ وہ مسلمان جو ہندوستان کی قومی زندگی کا ایک زبردست اور طاقت ور عنصر ہیں۔ کہ ایک ایسی حکومت کے اختیار و اقتدار کو تسلیم کرلیں گے۔ جس کی سرپرستی اس قسم کے لوگ کر سکتے ہوں؟ کیا یہ قطعی طور پر حق بجانب بالکل قدرتی اور معمولی اصول انصاف کے مطابق نہیں ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے اب یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ ان عناصر کو اطاعت و انقیاد کے لئے مجبور نہیں کرے گی؟

سی پی میں جمہوریت کی ناکامی

انجام کار۔ کیا سی۔ پی میں جمہوریت ناکام نہیں ہوئی۔ جب کہ جمہوری اسمبلی میں یکے بعد دیگرے اکثریت پارٹی کے مقررین نے بے گناہ مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کیا۔ اور واقعات کے متعلق کسی قسم کی تحقیقات یا عدالتی فیصلے سے پہلے ہی ان کو قتل اور سازش کا مجرم قرار دیا۔

جواب عنایت ہو

میں توقع کرتا ہوں کہ آپ عام اخبارات کے ذریعہ یا اپنے ہریجن کے کالموں میں از راہ مہربانی اس موضوع پر جس کا میں نے حوالہ دیا ہے۔ روشنی ڈالیں گے اور اس سوال کا جواب مرحمت فرمائیں گے۔ جو میں نے دریافت کیا ہے۔ مسلم ہندوستان آپ کے جواب کا منتظر ہے۔ مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ برطانوی عوام بھی جن کو آپ نے نیوز کرانیکل کے ذریعہ پیغام بھیجا ہے۔ آپ کے جواب کو دلچسپی کے ساتھ سنیں گے۔

صیغہ امانت میں ذاتی حساب رکھنے والے احباب کو اطلاع

امانت داران حساب ذاتی دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حساب داروں کو ان کے حساب کی اطلاع ششماہی ۳۰ جون و ۳۱ دسمبر بھجوائی جایا کرتی تھی۔ اس میں بعض دفتری دقتوں کے پیش نظر تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور اس سال سے یہ اطلاع ششماہی مختتمہ ۳۱ اکتوبر (ابتداً) و ۳۰ اپریل (شہادت) بھیجی جایا کرے گی۔

(افسر صیغہ امانت دفتر محاسب)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا موقع

جو احباب اپنا کوئی روپیہ ہمارے توسط سے نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں یا بکفالت جائداد قرض دینا چاہیں۔ ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

(ناظر بیت المال)

جنم اشٹمی کے جلسہ میں تقریر

۲۶ اگست کو جنم اشٹمی کے جلسہ میں جو سری نگر کے ہندو اصحاب نے منایا جناب مولوی ابو العطاء صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی بھی تقریر ہوئی۔ جسے نہایت پسندیدگی سے سنا گیا۔ صدر جلسہ راجہ ترہبند رناتھ تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برلن یکم ستمبر۔ ایک جرمن سرکاری خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ جنگ کے پہلے سال میں ۲۹ ہزار جرمن ہلاک۔ ایک لاکھ ۴۴ ہزار زخمی اور ۲۴ ہزار لاپتہ ہیں۔

بخارسٹ یکم ستمبر۔ ٹرانسلوینیا میں جرمنی اور اٹلی کے خلاف بغاوت کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ لوگ ان کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ ایک ہجوم نے ایک ہنگرین تھیٹر پر حملہ کر دیا۔ اور اسے نقصان پہنچایا۔ ایک ہجوم نے اطالوی قونصل خانہ پر حملہ کیا۔ اور پتھر برسائے۔ پبلک لیڈر ہٹلر و مولینی کو تار دے رہے ہیں۔ کہ رومانیہ اس فیصلہ کو نہیں مانے گا۔

بی۔ بی۔ سی کے بیان کے مطابق جرمنی نے رومانیہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسے ہوائی اور فوجی اڈے بنانے کی اجازت دی جائے۔ دونوں ملکوں میں ٹیلیفون پر گفتگو ہو رہی ہے۔ رومانیہ کے وزیر اعظم نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج سے رومانیہ میں جمہوریت کا خاتمہ ہو چکا ہے سب کچھ کھو کر ہمیں یہ ملا ہے۔ کہ اگر ہم پر کوئی ہمسایہ ملک حملہ کرے تو اٹلی و جرمنی ہماری امداد کریں گے۔ وائنا کانفرنس کے فیصلہ کی اطلاع پہنچتے ہی رومانیہ میں سرکاری ادارے۔ تھیٹر۔ سینما اور تمام تفریحی پروگرام بند کر دیئے گئے۔

لاہور یکم ستمبر معلوم ہوا ہے کہ اگر کانگرس ہائی کمانڈ نے سول نافرمانی کا فیصلہ کیا۔ تو وہ صرف کانگرسی صوبوں تک ہی محدود رہے گی۔ پنجاب اور بنگال اس سے مستثنیٰ رکھے جائیں گے۔

لنڈن یکم ستمبر۔ آج پھر سینکڑوں جرمن طیارے انگلستان پر حملہ آور ہوئے لنڈن پر چار مرتبہ حملہ کیا گیا۔ برطانی طیاروں نے سخت مزاحمت کی۔ اور اس طرح فضا میں خوفناک لڑائیاں ہوئیں۔ ایک شہر پر بموں کی موسلادھار بارش کی گئی۔ لنڈن کی ایک سڑک پر عورتوں پر مشین گنوں سے بے تحاشا فائر کئے گئے۔ ایک حصہ میں تیس مکانات کو سخت نقصان پہنچا۔ حملوں کا سلسلہ رات کے ۹ ½ بجے تک جاری رہا۔ ۶۲ جرمن اور ۲۲ برطانی طیارے تباہ ہوئے۔

ٹوکیو یکم ستمبر۔ دو سال کے تعطل کے بعد آج یوکوہاما میں چینی قونصل خانہ کا افتتاح ہو گیا۔ یہ غالباً جاپان کی قائم کردہ چینی حکومت کی طرف سے ہے۔

لاہور یکم ستمبر۔ ٹانگہ ڈرائیوروں نے چار کی بجائے تین سواریاں بٹھانے۔ وردی کے ساتھ پیٹی خریدنے اور ایسے ہی بعض اور نئے احکام کے خلاف بطور پروٹسٹ تمام دن ہڑتال کی۔ شہر میں ایک بھی ٹانگہ نہیں چل رہا تھا۔

واشنگٹن یکم ستمبر امریکہ کے ایک ہوائی جہاز پر جبکہ وہ پرواز کر رہا تھا بجلی گری جس سے جہاز چٹان پر گر کر چکنا چور ہو گیا۔ اور ۲۶ مسافر ہلاک ہو گئے

کلکتہ یکم ستمبر۔ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں چھاپے مار کر ریڈیکل لیگ کے بیس ممبر جن میں دو عورتیں بھی ہیں۔ گرفتار کئے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے اینٹی فیسسٹ ڈے منانے کا اہتمام کیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں ایک جلوس کی رہنمائی کر رہے تھے۔

لنڈن یکم ستمبر۔ وزیر ہند نے آج لنڈن ریڈیو سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر آج اسی جگہ کھڑا ہے۔ جہاں نپولین کھڑا ہوا تھا۔ برطانی ناکہ بندی اور جرمنی کی طرف سے حملوں کے جاری رکھنے کی ناکامیت اس کی کمر توڑ دے گی۔ جن ممالک پر ہٹلر نے قبضہ کیا ہے۔ وہ وقت آنے پر ہمارے حملوں کا شکار ہونگے۔

نیویارک یکم ستمبر ایک پبلک انجمن نے اس بات کے لئے استصواب کیا تھا۔ کہ جرمن مقبوضات کو خوراک بھیجی جانی چاہیئے۔ یا نہیں ۶۲ فی صدی ووٹ اس تجویز کے حق میں تھے۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ گذشتہ شب برطانوی طیاروں نے برلین اور دیگر جرمن شہروں پر سخت حملے کئے۔ کئی اہم کارخانوں اور تیل کے ذخائر کو نقصان پہنچایا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی جس کے شعلے بیس بیس میل سے نظر آتے تھے برلین کی زمین دوز ریلوے کو بھی نقصان پہنچا۔ اور آمدورفت معطل رہی۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ آج جو ہوائی لڑائیاں ہوئیں ان میں ۹ جرمن جہاز گرا لئے گئے۔ برطانیہ کے بھی چار جہاز کام آئے مگر ایک ہوا باز بچ نکلا۔ لنڈن میں آج صبح جب ہوائی خطرے کا الارم ہؤا۔ تو انگریزی توپوں نے اتنے زور سے گولے برسانے شروع کر دیئے کہ جرمن ہوائی جہاز بھاگ نکلے اور کسی کو حملہ کی جرأت نہ ہوئی۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ لڑائی پر ایک سال گذر چکا ہے اس عرصہ میں جرمنی کے ۴ ہزار ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں ان میں سے ۲۵۰۰ تو فرانس اور فلینڈرز کی لڑائی میں کام آئے اور ۱۵۰۰ کا صفایا برطانیہ اور اس کے اردگرد ہؤا۔ ان ۴ ہزار ہوائی جہازوں میں وہ جہاز شامل نہیں جو ناروے اور پولینڈ میں تباہ ہوئے اس کے مقابلہ میں برطانیہ کے اب تک صرف ایک ہزار جہاز کام آئے ہیں۔

لنڈن ۲ ستمبر۔ برطانیہ کا ایک جہاز انگریز بچوں کو لے کر کینیڈا جا رہا تھا کہ ایک جرمن ڈبکنی کشتی نے تارپیڈو مارا۔ جہاز تو ڈوب گیا مگر تمام بچے بچا لئے گئے۔ مہذب دنیا میں جرمنوں کے اس وحشیانہ حملہ پر سخت نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲ ستمبر جمعرات کے دن برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس ہونے والا ہے ممکن ہے مسٹر چرچل لڑائی کے متعلق اس میں ایک اور بیان دیں۔

بخارسٹ ۲ ستمبر۔ رومانیہ کے لوگوں نے ہنگری کو ٹرانسلوینیا دیئے جانے کے خلاف آج شدید مظاہرہ کیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ ایک انچ زمین بھی ہنگری کو نہیں دیں گے مشتعل ہجوم نے جرمن قونصل خانے میں گھس کر ہٹلر کی تصویر کو پھاڑ ڈالا اور جرمنی کے اقتصادی وفد کو گھیر کر اس پر حملہ کیا۔ رومانیہ کی گورنمنٹ سخت گھبرا گئی ہے اور وہ ڈرتی ہے کہ جرمنی کی حکومت اسے بہانہ بنا کر کہیں ٹرانسلوینیا اور سارے رومانیہ پر قبضہ نہ کر لے۔

واشنگٹن ۲ ستمبر مسٹر روزویلٹ نے ۶۰ ہزار کے پہلے جتھے کو فوجی ٹریننگ کے لئے بلانے کا حکم دیدیا ہے

لاہور ۲ ستمبر لاہور کے ہوائی سکول میں ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد ۲۴ افسر آج ہندوستان سے باہر جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے۔ وہ کچھ عرصہ ابھی بمبئی میں ہی ٹھہریں گے۔ ان افسروں میں میاں محمد لطیف صاحب ابن میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے سی پنشنر بھی ہیں۔

لنڈن ۲ ستمبر آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ہماری گورنمنٹ مسٹر چرچل کی پالیسی پر ہی چلے گی جو ہمت اور بہادری کی پالیسی ہے۔

بمبئی ۲ ستمبر تین دن کی بحث کے بعد آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ختم ہو گیا۔ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کہا ہے کہ جو مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جنگی کمیٹیوں میں شامل ہو کر کوئی مفید کام کر سکتے ہیں۔ انہیں شامل ہونے کی اجازت ہے۔ حضور وائسرائے کے تازہ بیان کے متعلق کمیٹی نے تین ریزولیوشن پاس کئے ہیں جن میں اس اعلان پر تسلی کا اظہار کیا گیا ہے

لاہور ۲ ستمبر گورنمنٹ پنجاب نے خاکساروں کے ہیڈ کوارٹر اچھرہ سے پابندیاں ہٹالی ہیں۔ دہلی کے صوبہ میں بھی یہ جماعت اب خلاف قانون نہیں رہی

جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ کل برطانیہ کے ۴۳ اور جرمنی کے صرف ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah